درس ترمذی شریف افادات : حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی

ضبط و ترتیب : مولانا مفتی مختار اللہ حقانی

نظامِ اکل و شرب میں شریعت کی رہنمائی

امام ترمذی کی جامع السنن کی کتاب الاطعمہ کی روشنی میں

باب الوضوء قبل الطعام وبعده

کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھونا

حدثنایحییٰ بن موسیٰ ثنا عبدالله بن نمیر،ثنا قیس بن الربیع وثنا قتیبة ثنا عبدالکریم الجرجانی عن قیس بن الربیع المعنی واحد عن ابی ھاشم عن زاذان عن سلمان قال : قرأت فی التوراة ان برکة الطعام الوضوء بعده فذکرت ذلك للبنی صلی اللہ علیہ وسلم واخبرته بما قرأت فی التوراة فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم برکة الطعام الوضوء قبله والوضوء بعدهٗ وفی الباب عن انس وابی ھریرة لا نعرف ھذا الحدیث الا من حدیث قیس بن الربیع وقیس یضعف فی الحدیث وابو ھاشم الرمانی اسمه یحیٰی بن دینار۔ ترجمہ۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے یحییٰ بن موسیٰ وہ عبداللہ بن نمیر وہ قیس بن ربیع وہ قتیبہ سے روایت کرتے ہیں وہ عبدالکریم الجرجانی اور وہ قیس بن ار بیع سے بمعنی واحد ابو ہاشم سے وہ زاذان اور وہ سلمان سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ وہ طعام (کھانا) بابرکت ہوتا ہے جسکے بعد وضو کیا جائے۔ تو میں نے یہ بات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی تو آپؐ نے فرمایا کہ جس کھانے سے قبل اور بعد دونوں میں وضو ہو وہ کھانا بابرکت ہوتا ہے۔

وضوء یہاں حدیث مبارک میں وضو سے مراد وضو اصطلاحی نہیں بلکہ صرف ہاتھ منہ دھونا

مراد ہے۔اس پر وضو کا اطلاق یا تو اطلاق الکل علی الجزء کے قبیل سے مجازاً ہوا ہے اور یا معنی لغوی اور عرفی کی وجہ سے ہوا ہے۔ اگرچہ بعض شافعیہ نے عجیب بات کہی ہے کہ یہاں وضو سے مراد وضو شرعی ہے حالانکہ یہ بات اصحاب مذاہب کے تصریحات کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ کھانے کے لئے وضو کرنا سنت نہیں۔ اگرچہ بعض شارحین حنفیہ کھانے سے پہلے وضو شرعی کو مستحب مانتے ہیں۔ فذکرت ذلك و اخبرته الخ ان دو جملوں کے درمیان یا تو عطف تفسیر ہے گویا کہ اخبرته فذکرت ذلك کی تفسیر کر رہی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خبر دی اور یا ذکرت بمعنی سألت اور واؤ حالیہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا کھانے کی برکت کھانا کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھونے میں ہے۔ تو حضورؐ نے اس کی تائید کرتے ہوئے اضافہ فرمایا کہ کھانے سے قبل بھی وضو باعث برکت ہے۔ اور اس حال میں کہ میں نے آپ کو تورات میں پڑھے ہوئے کا ذکر بھی کیا کہ تورات میں لکھا ہے کہ کھانے کی برکت فراغت کے بعد ہاتھ منہ دھونے میں ہے۔ کھانے کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ کھانے سے قبل وضو کیا جائے۔ یہاں وضو سے مراد لغوی وضو ہے کہ صرف ہاتھ منہ دھویا جائے اور کھانے کے بعد بھی ہاتھوں کو دھویا جائے۔ ایک ادب یہ بھی ہے کہ کھانے سے قبل دھوئے ہوئے ہاتھوں کو کسی کپڑے کے ساتھ پونچھا نہ جائے۔ اور کھانے کے بعد دھوئے ہوئے ہاتھوں کو کسی کپڑے یا تولیے سے پونچھا جائے تاکہ ہاتھ صاف ہو جائیں اور ان سے چکناہٹ ختم ہو جائے۔

گویا کہ ہاتھوں پر میل کچیل جراثیم وغیرہ لگتے ہیں اس لئے رسول کریم ﷺ نے ہمیں یہ آداب سکھائے کہ تم کھانا کھانے سے پہلے ہاتھوں کو دھو لیا کرو۔ اور پھر کسی کپڑے یا تولیہ سے اسے خشک نہ کرو۔

عن ذاذان عن سلمان ۔ زاذان حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت سلمان فارسیؓ تمام آسمانی کتابوں کے (تورات، انجیل، زبور اور بدھ مت وغیرہ) کے عالم ہیں اس لیے کہ آپ حق کی تلاش میں کئی سالوں تک دنیا کا چکر لگاتے رہے کبھی ایک مذہب کو اپنایا، کبھی دوسرے مذہب کو۔ آپ ایسے طالب علم تھے جسکو اطمینان حاصل نہیں ہوتا تھا۔

مذاہب کو اپنایا مگر اطمینان و قرار نصیب نہ ہوا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے انکو "اسلام" پر اطمینان و قرار عطا فرمایا آپ کے ان اسفار کی بہت بڑی داستان ہے۔ چونکہ حضرت سلمانؓ فارسی سب کچھ دیکھ چکے تھے اسلئے آپؓ نے فرمایا کہ قرأت فی التوراۃ : میں نے تورات میں پڑھا تھا۔ ان برکة الطعام الوضوء بعد ہ کہ کھانے کی برکت میں ہے کہ ہاتھوں اور منہ کو کھانا کھانے کے بعد دھویا جائے فذکرت ذلك للنبی ﷺ و اخبرته بما قرأت فی التوراۃ۔ تو میں نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ تورات میں ایسی بات لکھی ہوئی تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بات صحیح ہے۔ لیکن اب ان آسمانی کتابوں میں کمی بیشی ہو چکی ہے کہ حضرت سلمان فارسیؓ تورات میں صرف یہ پڑھ چکے تھے مگر اسمیں تحریف ہو چکا ہو گا۔ یا آپؐ تکمیل اسلام فرما رہے تھے۔ ومھیمناً علیه چونکہ قرآن و حدیث اللہ و رسول کا ان تمام ادیان اور کتابوں کے بارہ میں فیصلہ ہے کہ انکے کون سے احکام صحیح ہیں اور کون سے غلط اور کون سے ناسخ اور کون سے منسوخ اور کون سے حکم میں کمی بیشی ہوئی ہے۔ تو اسطرح اسلام کا کامل دین ہونا ثابت ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں الیوم اکملت لکم دینکم کہ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ اسلئے آپؐ نے فرمایا کہ صحیح بات یہ ہے کہ برکة الطعام الوضوء قبله والوضو بعده۔ طعام کی برکت صرف فراغت کے بعد ہاتھ دھونے میں نہیں بلکہ کھانے سے پہلے بھی ہاتھوں کو دھونا چاہیے۔ تو گویا کہ آپؐ نے سابقہ آسمانی کتابوں کی تصدیق فرمائی۔ اور کہ جب ہاتھوں کو کھانا کھانے سے پہلے دھویا جائے گا تو ہاتھ گندگی، میل کچیل اور جراثیم وغیرہ سے پاک ہو جائینگے۔ اور ایک حکمت یہ بھی ہے کہ کھانا عبادت کیلئے کھایا جاتا ہے۔ تو مناسب یہ ہے کہ یہاں بھی کھانے سے پہلے وضو کیا جائے جیسا کہ نماز سے پہلے وضو کیا جاتا ہے۔ اور فراغت کے بعد دھونے میں بھی بہت سے فوائد ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ من بات وفی یدہ ریح غمرٍ ولم یغسله فاصا به شئی فلا یلومن الا نفسه (ترمذی) ترجمہ : جو آدمی سویا اور اسکے ہاتھوں پر ہلدی چکناہٹ اور چربی کی بو رہ گئی تھی اور اسے سونگھ کر نیند میں سانپ یا بچھو کیڑے مکوڑوں نے اسے کاٹ لیا تو وہ اپنے آپکو ملامت کرے کسی اور کو نہیں۔ اسلئے ان اشیاء کی بو کو سونگھ کر بہت سارے حشرات الارض

(کیڑے مکوڑے سانپ وغیرہ) آتے ہیں۔ تو فرمایا کہ اس لحاظ سے بھی اس چکناہٹ کو دور کرنا ضروری ہے اسطرح کئی خطرات سے بھی بچ جاؤ گے۔

باب فی ترك الوضوء قبل الطعام

کھانے سے پہلے وضو نہ کرنا

حدثنا احمد بن منیع . حدثنا اسماعیل بن ابراهیم عن ایوب عن ابن ابی ملیکة عن ابن عباس ان رسول الله ﷺ خرج من الخلاء فقرب الیه طعام فقالوا الانأتیك بوضوء ؟ قال انما امرت بالوضوء اذا قمت الی الصلاة، هذا حدیث حسن وقد رواه عمرو بن دینارٍ عن سعید بن الحو یرث عن ابن عباس وقال علی بن المدینی قال یحییٰ بن سعید ، کان سفیان الثوری یکره غسل الیدین قبل الطعام و کان یکره ان یوضع الرغیف تحت القصعة۔

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء سے نکلے تو آپؐ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا تو بعض صحابہ نے عرض کیا کہ کیا ہم آپکے لئے وضو کا پانی نہ لائیں تو آپؐ نے فرمایا بیشک مجھے وضو کا حکم اس وقت دیا گیا ہے جب میں نماز کیلئے اٹھتا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے اور اسکو عمرو بن دینار نے سعید بن الحویرث عن ابن عباس سے نقل کیا ہے۔ علی بن المدینی، یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہیں کہ سفیان الثوری کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ اور آپ سالن کے برتن کو روٹی کے اوپر رکھنے کو بھی مکروہ سمجھتے تھے۔

پہلے باب میں وضو کا ذکر تھا تو ایسا نہ ہو کہ لوگ کھانے سے پہلے بھی اور کھانے کے بعد بھی وضو کرنے لگیں۔ اور وضو کو ضروری سمجھیں تو اس باب میں اس امر کی وضاحت کرنا چاہی کہ کھانے سے پہلے وضو کرنا ضروری نہیں بلکہ اس باب میں وضو سے مراد وضو لغوی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اگر آپ فضیلت برکت کیلئے وضو اصطلاحی کریں۔ جسکی وجہ سے کھانے میں اور بھی برکت زیادہ ہو جائے گی۔ تو گویا کہ اس بات میں وضو اصطلاحی کی نفی کرنا مقصود ہے۔ یا اس سے یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ وضو کرنا ضروری نہیں بلکہ بیان جواز کیلئے وضو کا حکم دیا ہے۔ کہ کھانے سے پہلے

وضو کرنا مستحب ہے جبکہ صرف ہاتھ دھونا بھی فرض یا واجب نہیں کہ بغیر ہاتھ دھوئے کھانا ناجائز ہو۔ مثلاً یہ کہ آپ ایسی جگہ میں ہوں کہ وہاں دور سے پانی لایا جاتا ہو اور پانی کی قلت ہو اور آپکے ہاتھ پاک ہوں۔ مگر آپ مسلسل اس بات پر مصر ہوں کہ مجھے ضرور ہاتھ دھونا ہیں۔ تو یہ ٹھیک نہیں ہاں اگر پانی زیادہ ہو تو ٹھیک ہے۔ ایک مستحب امر کو پورا کریں اور اگر مشکلات ہوں اور ضرورت بھی نہ ہو تو گویا آپ نے لوگوں کو مصیبت میں ڈال دیا ہے کہ پانی منگوایا اور دھونے کیلئے برتن لایا گیا۔ یہاں اجازت دی کہ خیر ہے کبھی کبھی ہاتھ دھونا چھوڑ بھی دیں اس لئے کہ اسلام بڑے اعتدال کا مذہب ہے۔

رسول کریم ﷺ ہر چیز میں اعتدال پیدا فرماتے ہیں۔ حدیث ان رسول اللہ ﷺ خرج من الخلاء فقرب الیہ طعام۔ آپؐ بیت الخلاء سے فارغ ہو کر نکلے اور آپ کو کھانا پیش کیا گیا۔ فقالوا الا ناتیک بوضوء؟ تو بعض صحابہ کرام نے عرض کیا‘ کیا ہم آپکے لئے وضو کا پانی نہ لائیں؟ یعنی کیا آپؐ کھانے سے پہلے وضو فرمائینگے؟ تو سائل کی مراد بوضوءٍ سے اصطلاحی وضو تھا جیسا کہ ایک روایت میں ہے ظن منھم ان الوضوء واجب قبل الاکل کہ بعض لوگ کھانے سے پہلے وضو کو واجب گمان کرتے تھے۔

تو کیا کھانے سے پہلے وضو اصطلاحی کرنا ضروری نہیں۔ تو آپؐ نے جواب دیا کہ انما امرت بالوضوء اذا قمت الی الصلوۃ کہ وضو اس وقت ضروری ہے جب میں نماز کیلئے اٹھوں تو گویا کہ آپؐ نے ہاتھ منہ دھونے کا انکار نہیں کیا اس لئے رسول کریم ﷺ استنجاء بالماء کیا کرتے تھے تو ضرور ہاتھ بھی دھوتے ہونگے۔ اذا خرج من الخلاء سے مراد یہ نہیں کہ آپؐ نے ہاتھ نہیں دھوئے تو صحابہ کرامؓ نے آپ سے پوچھا کہ کیا آپ بغیر وضو کے کھانا کھاتے ہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ وضوء تو نماز کے لئے ہوتا ہے مگر آپؐ کا کھانے سے پہلے وضو نہ کرنے سے نفس وضوء کی نفی نہیں ہوتی بلکہ اس وجوب کی نفی ہوتی ہے جو سائل نے سمجھی تھی اس لئے فقہا نے لکھا ہے کہ کھانے سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے۔ یہاں صرف صلوۃ کے ساتھ وضو کی تخصیص فرمانا عام حالات کے بنا پر تھا ورنہ وضو تو سجدۂ تلاوت قرآن پاک کا حلف اٹھانے اور پکڑنے اور طواف اور نماز

جنازہ کے لئے بھی ضروری ہے۔

اور اگر سائل کا وضو سے پہلے ہاتھ منہ دھونا مراد ہو تو آپ کا ایسا فرمانا بیان جواز کیلئے تھا کہ کبھی کبھی بغیر ہاتھ دھوئے بھی کھانا کھانا جائز ہے یعنی اگر ضرورت نہ ہو، ہاتھ صاف ہوں اور ان پر کسی قسم کی کوئی گندگی، میل کچیل کے آثار نہ ہوں تو تکلف کی ضرورت نہیں بغیر ہاتھ دھوئے بھی کھانا کھایا جاسکتا ہے۔ اور کھانا کھانے کیلئے ہاتھ دھونے میں علماء کرام کا اختلاف ہے۔ امام مالکؒ، امام سفیان الثوری رحمھم اللہ کراہت کے قائل ہیں۔ حافظ ابن قیمؒ نے لکھا ہے کہ اس مسئلہ میں اھل علم حضرات کے دو اقوال ہیں۔ ایک استحباب کا دوسرا عدم استحباب کا۔ امام احمد بن حنبلؒ سے دونوں قسم کے اقوال مروی ہیں۔ مگر حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ الصحیح انه لایستحب صحیح یہ ہے کہ مستحب نہیں۔ قال علی ابن المدینی قال یحییٰ بن سعید قال سفیان الثوری یکرہ غسل الیدین قبل الطعام تو سفیان جیسی عظیم شخصیت اور امام کھانے سے پہلے ہاتھ منہ دھونے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

اعتراض : تو کیسی عجیب بات ہے کہ اتنا بڑا امام اس کو وہ کیسے مکروہ سمجھتا ہے ؟ جبکہ حدیث میں اس کا ذکر ہے۔

الجواب : تو اسکا جواب یہ ہے کہ جو حدیث آپ تک نہیں پہنچتی ہے تو وہ اپنی طرف سے ایسے کام کا اضافہ نہیں فرماتے تھے کہ اسکی وجہ سے لوگ پریشانی یا تکلیف میں مبتلا ہو جائیں۔ تو یہ حدیث انکو نہیں پہنچی ہوگی۔ (۲) یا انکے نزدیک حدیث معلول بعلۃ ہوگی علت یہ ہے کہ کھانے سے پہلے تو ہاتھ گندے ہیں ان پر میل کچیل لگا ہوا ہے تو اسوقت دھونا ضروری ہے اور جب ہاتھ پاک ہیں تو پھر دھونے کا کیا فائدہ۔

راجح قول لیکن صحیح بات یہ ہے کہ بعض لوگ آداب اور مستحبات میں بھی بہت تشدد سے کام لیتے ہیں حتیٰ کہ اس کام کو فرض کے درجے تک پہنچادیتے ہیں۔ تو پھر ائمۃ کرام جو حکماء امت بھی ہیں انکی اصلاح کرتے ہیں۔ (مثلاً جب تراویح کے فرض عین ہونے کا خطرہ ہوا تو رسول کریم ﷺ نے تراویح پڑھانا چھوڑ دیا) تو لوگوں نے بہت سختی شروع کی ہوگی کہ ہاتھ کو صابن دغیرہ سے ضرور

دھوتے ہونگے اور اسکو فرض عین سمجھا ہو گا تو اس وقت آپؐ نے فرمایا ہو گا کہ ایسا نہ کرو ایسا کرنا مکروہ ہے مطلب یہ ہے کہ اعتدال پیدا ہو جائے۔ ورنہ ہاتھ دھونے کو کوئی مکروہ کیسے کہہ سکتا ہے۔ دھونا تو امور فطرت میں سے ہے تو کسی بھی چیز کا دھونا مکروہ نہیں۔ تو بہر حال انہوں نے کسی خاص حالت اور تشدد کے پیش نظر مکروہ کہا ہو گا ورنہ اتنے بڑے امام سے کیسے ممکن ہے کہ وہ ہاتھ دھونے کو مکروہ کہیں۔ تو تشدد کو ختم کرنے کیلئے کہا ہو گا۔

وقال يكره ان يوضع الرغيف تحت القصعة : آداب سکھا رہے تھے کہ روٹی کو سالن والے برتن کے اوپر رکھنا چاہیے۔ نیچے رکھنا مکروہ ہے جیسا کہ عام عادت ہے کہ لوگ روٹی کو سالن کے برتن کے نیچے رکھ لیتے ہیں۔ اور آپ اسکو مکروہ سمجھتے تھے۔ اس لئے کہ برتن کا نچلے حصے کا پتہ نہیں چلتا اگر وہ برتن زمین پر پڑا ہوا ہو تو اس پر گندگی میل کچیل اور گرد و غبار وغیرہ لگ جاتا ہے۔

لہذا جب روٹی نیچے اور سالن کا برتن اوپر رکھا جائے گا تو پتہ نہیں چلے گا کہ روٹی پر کیا لگ گیا ہے۔ تو یہ چھوٹے چھوٹے آداب بھی شریعت ہم کو سکھاتے ہیں۔ ::: ☆☆☆

بقیہ صفحہ ۵۳

ایک مورخ کی طرح انہوں نے چھ جلدوں میں "تاریخ دعوت عزیمت" مرتب کی "مطالعہ قرآن کی مبادی اصول" اور "حدیث کا بنیادی کردار" جیسے مسائل پر ایک جید عالم کی طرح قلم اٹھایا، "معرکہ ایمان و مادیت" سے لیکر "مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش" جیسے عصری مسائل کو بھی موضوع بنایا۔ انکے پاس ایک سوانح نگار کا قلم تھا اور ایک مصلح کا بھی۔ علامہ اقبال سے متعارف کرایا۔ مولانا کی یہ کتاب "نقوش اقبال" کے عنوان سے اردو میں بھی ترجمہ ہوئی۔ اقبال کیساتھ انکی یہ محبت آخری وقت تک باقی رہی۔ جی چاہتا ہے کہ انہیں اقبال ہی کے الفاظ میں آخری بار مخاطب کیا جائے۔

زندگانی تھی تری مہتاب سے تابندہ تر　　خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر

مثل ایوان سحر مرقد فروزاں ہو ترا　　نور سے معمور یہ خاکی شبستان ہو ترا

☆☆☆